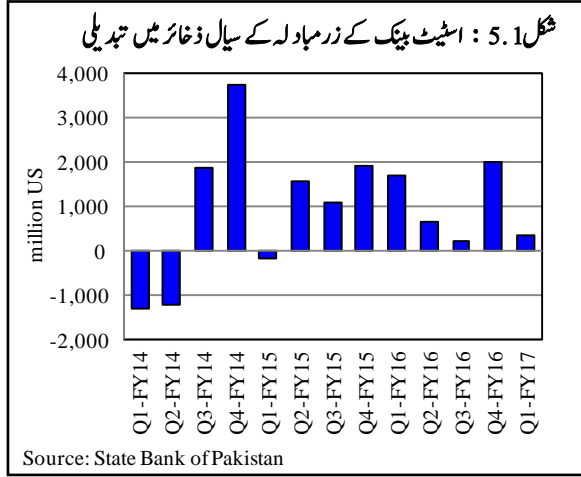


5 بیرونی شعبہ

5.1 عمومی جائزہ

مالی سال 17ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران بیرونی کھاتے کی صورت حال بڑی حد تک مستحکم رہی کیونکہ مالی رقوم کی آمد سے نہ صرف جاری کھاتے کا خسارہ پورا کرنے میں مدد ملی بلکہ اس نے ذخائر کو بڑھانے میں بھی اہم کردار ادا کیا (شکل 5.1)۔ سہ ماہی کے دوران اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے سیال ذخائر 348 ملین ڈالر اضافے کے ساتھ آخر ستمبر 2016ء تک 18.5 ارب ڈالر تک پہنچ گئے



(جدول 5.1): بین الینٹک منڈی سے اسٹیٹ بینک کی جانب سے زرمبادلہ کی خالص خریداریوں نے بھی ذخائر کو بڑھانے میں کردار ادا کیا۔ ذخائر کی بلند سطح کے نتیجے میں بازار مبادلہ مستحکم ہو گیا: سہ ماہی کے دوران امریکی ڈالر کے مقابلے میں پاکستانی روپے کی قدر میں 0.2 فیصد کا معمولی اضافہ ہوا۔

سہ ماہی کے دوران مالی رقوم کی آمد میں سب سے بڑا حصہ چین کا تھا جس کی سرمایہ کاری سے سب سے زیادہ انفراسٹرکچر اور بجلی کے منصوبے مستفید ہوئے (سیکشن 5.3)۔¹ مالی سال 17ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران چین سے آنے والی رقوم کی نوعیت میں تبدیلی دیکھی گئی۔ مالی سال 16ء کی پہلی سہ ماہی میں چین سے خالص بیرونی براہ راست سرمایہ کاری میں ڈرامائی اضافہ دیکھنے میں آیا تھا جبکہ مالی سال 17ء کی پہلی سہ ماہی میں طویل مدتی قرضے نمایاں رہے۔ تاہم چین سے خالص بیرونی براہ راست سرمایہ کاری گزشتہ برس کے مقابلے میں کم رہی (جدول 5.2)۔

¹ اقتصادی امور ڈویژن کے مطابق مالی سال 17ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران چین سے مجموعی طور پر خالص قرضوں اور بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کی مد میں ملنے والے 1.1 ارب ڈالر میں سے 700 ملین ڈالر کا بڑا حصہ چائنا ڈیولپمنٹ بینک کی جانب سے کمرشل قرضے کی شکل میں BOP-CPEC کے لیے تھا (جدول 5.2)۔ اس قرضے سے پاک چین اقتصادی راہداری سے متعلق مشینری کی درآمدات کے باعث پیدا ہونے والے ماکاری کے خدشات کو جزوی طور پر زائل کرنے میں مدد ملی۔ مالی سال 17ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران پاکستان کی چین سے مجموعی درآمدات کی مالیت 2.0 ارب ڈالر تھی۔

جدول 5.1: پاکستان کے بیرونی شعبے کا خلاصہ			
ملین امریکی ڈالر			
پہلی سہ ماہی م س 16ء	پہلی سہ ماہی م س 17ء	مطلق تبدیلی	
-579	-1,381	-802	جاری کھاتے کا توازن
-4,752	-5,174	-422	تجارتی توازن
5,313	5,041	-272	برآمدات
10,065	10,215	150	درآمدات
2,713	2,349	-364	پیٹرولیم درآمدات (بشمول ایل این جی)
7,352	7,866	514	غیر تیل درآمدات
1,331	1,498	167	مشینری کی درآمدات
-360	-918	-558	خدمات کا توازن
713	0	-713	اتحادی سپورٹ فنڈ
4,966	4,698	-268	کارکنوں کی ترسیلات زر
403	249	-154	پاکستان میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری
389	119	-270	پاکستان میں بیرونی جزائی سرمایہ کاری
500	0	-500	یورو بانڈ
728	807	79	زر مبادلہ قرضے (خالص)
505	102	-403	آئی ایم ایف
			اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے سیال ذخائر
15,245	18,491	3,246	(آخر مدت)
ماخذ: بینک دولت پاکستان			

ان رقوم سے سہ ماہی کے دوران جاری کھاتے میں فرق کے بڑھنے اور بیرونی سرمایہ کاری میں کمی کے اثرات زائل کرنے میں مدد ملی۔ جاری کھاتے میں ترسیلات زر کی مہیا کردہ سہولت، جس پر ملک طویل عرصہ سے انحصار کر رہا ہے، میں کمی آئی ہے۔ مالی سال 17ء کی پہلی سہ ماہی میں چار برسوں میں پہلی بار ترسیلات زر میں کمی واقع ہوئی اور تینوں اہم مقامات سے رقوم کی آمد میں کمی دیکھی گئی جن میں خلیج تعاون کونسل، امریکہ اور برطانیہ شامل ہیں۔ اگرچہ اس کی ایک جزوی سبب موسمی (عید) عامل تھا جو کہ جون 2016ء میں ذاتی منتقلیوں کو بڑھانے کا سبب بنا اور اس کے بعد اگلے مہینے میں کافی حد تک کمی دیکھی گئی۔ دیگر رکاوٹوں (جیسے

امریکی ڈالر² کے مقابلے میں پاؤنڈ کی قدر میں نمایاں کمی، خلیج تعاون کونسل کے ممالک میں مالیاتی یکجائی اور عالمی کرپانڈٹ بینکاری کے مشکل ماحول) نے بھی کردار ادا کیا۔

ترسیلات زر میں کمی کے ساتھ تجارتی خسارے میں مسلسل بگاڑ جاری رہا۔ برآمدات میں سال بسال کمی کاربجان مسلسل 10 ویں سہ ماہی میں داخل ہو گیا اور مالی سال 17ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران اس کی وصولیوں میں 5.1 فیصد کمی واقع ہوئی۔ ترقی یافتہ معیشتوں اور چین

² 23 جون 30 ستمبر 2016ء کے دوران امریکی ڈالر کے مقابلے میں پاؤنڈ کی قدر میں 14.3 فیصد کمی آئی۔ برطانیہ سے ترسیلات زر میں کمی کا اہم سبب یہ شرح مبادلہ تھی کیونکہ مالی سال 17ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران تارکین وطن نے 419 ملین برطانوی پاؤنڈ بھیجے تھے جبکہ مالی سال 16ء کی پہلی سہ ماہی میں 437 ملین برطانوی پاؤنڈ کی ترسیلات موصول ہوئی تھیں۔

(کیونکہ اس کی معیشت ساختی تبدیلی کے عمل سے گزر رہی ہے) سے طلب کی بحالی میں غیر یقینی صورت حال کے باعث پاکستان کی

جدول 5.2: پہلی سہ ماہی میں چین سے درآمد کردہ قرضے و سرمایہ کاری		
ملین ڈالر	م 16ء	م 17ء
قرضے (خالص)	138.0	979.2
تقسیم	255.6	1,104.80
منصوبہ جاتی قرضے	255.6	404.8
کمرشل قرضے (چائنا ڈیولپمنٹ بینک)	-	700.0
بالاقساط واپسی	117.6	125.6
بیرونی برادراست سرمایہ کاری (خالص) 1	192.1	90.8
رقم کی آمد	200.1	95.4
رقم کا اخراج	8.0	4.6

ماخذ: اقتصادی امور ڈویژن،
1 اسٹیٹ بینک آف پاکستان

برآمدی کارکردگی میں بہتری کا اس وقت تک امکان نہیں ہے جب تک ہمارے برآمد کنندگان اپنی مسابقت کو بہتر نہیں بناتے، پیداوار کے اختراعی طریقے اختیار نہیں کرتے اور اپنی مصنوعات اور منڈیوں کو متنوع نہیں بنالیتے۔

چین اپنے برآمدی شعبوں کو پست قدر اضافی اور جاذب محنت صارفی اجزاء سے بلند قدر اضافی / ہائی ٹیک اجزاء پر منتقل کر رہا ہے جس سے دیگر بھرتی ہوئی منڈیوں کے لیے اچھا موقع ہے کہ وہ آگے بڑھ کر اس خلا کو پُر کریں، خاص طور پر ٹیکسٹائل

جیسے شعبوں میں۔ ایسی بعض علامات دیکھنے میں آئی ہیں کہ پاکستانی برآمد کنندگان اس موقع سے فائدہ اٹھا رہے ہیں: مالی سال 17ء کی پہلی سہ ماہی میں ٹیکسٹائل اور تیار ملبوسات جیسے بلند قدر اضافی کے حامل ٹیکسٹائل اجزاء کے برآمدی حجم میں اضافہ دیکھا گیا، اگرچہ کم عالمی قیمتوں کے باعث ان اجزاء سے برآمدی وصولیاں دباؤ میں رہیں۔ مزید برآں، پاکستانی برآمد کنندگان کو چین کی منڈی میں ابھرتے ہوئے رجحانات پر نظر رکھنی چاہیے کیونکہ اس کی معیشت سرمایہ کاری پر مبنی ترقی کے بجائے صرف کی بنیاد کو اختیار کر رہی ہے۔

لیکن وسیع تناظر میں تجارت مخالف احساسات، خصوصاً ترقی یافتہ ممالک میں جو پاکستانی برآمدات کی اہم منزل ہیں، کی مقبولیت میں اضافہ برآمدات کو بڑھانے کے کام کو کسی حد تک دشوار بنا سکتا ہے۔³ علاوہ ازیں رسدی مشکلات (جیسے بجلی کی غیر مستقل فراہمی) سے پیدا ہونے والے مسابقتی مسائل کو بھی نظر انداز نہیں کیا جاسکتا؛ کاروبار کرنے میں آسانی کے بعض اظہاریوں میں ملک اپنے علاقائی حریفوں

³ جی 20 ممالک کی جانب سے تجارتی اقدامات پر ڈبلیو ٹی او کی ایک رپورٹ میں سامنے آیا ہے کہ وسط اکتوبر 2015ء تا وسط مئی 2016ء کے دوران 20 ملکی گروپ نے تجارت پر پابندی کے 145 نئے اقدامات کیے۔ اسی طرح ہر مہینے 21 نئے اقدامات کیے گئے۔ 2009ء میں نگرانی کی مشق شروع ہونے کے بعد سے یہ بلند ترین ماہانہ اوسط ہے۔ اس کے مقابلے میں ان ممالک نے تجارت میں سہولت دینے کے لیے 100 اقدامات متعارف کرائے۔ وسط مئی 2016ء تک تجارتی پابندیوں کے اقدامات کی مجموعی تعداد 1,196 تھی۔

ماخذ: https://www.wto.org/english/news_e/news16_e/g20_wto_report_june16_e.pdf

سے پیچھے ہے۔⁴ چنانچہ حکومت کی جانب سے مالی سال 17ء کے بجٹ میں اعلان کردہ مالیاتی ترغیبات کے ساتھ ساتھ بجلی کی فراہمی کی صورت حال میں بہتری کے باعث اب یہ نجی کاروباری اداروں کی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ برآمدات میں اضافہ کریں۔

دوسری جانب درآمدات میں 1.5 فیصد کی معمولی نمو ہوئی کیونکہ درآمدی بل میں 13.4 فیصد کمی نے نان آئل درآمدات (بیشتر مشینری، ٹرانسپورٹ اور دالوں میں) کی بلند ادائیگیوں کے اثرات جزوی طور پر زائل کر دیے تھے۔ آگے چل کر درآمدات کے حوالے سے دو باتیں اہمیت کی حامل ہوں گی۔ اول، پاک چین اقتصادی راہداری کے نتیجے میں پیدا ہونے والی اقتصادی سرگرمی کے پس منظر میں بجلی، ٹرانسپورٹ اور تعمیراتی مشینری کی بلند درآمدات کے باعث نان آئل درآمدات کی سطح بلند رہے گی۔⁵ تاہم کپاس کی ہدف سے کم پیداوار جیسے دیگر عوامل بھی پہلے سے بلند نان آئل درآمدی بل میں اضافے کا باعث بن سکتے ہیں۔⁶

دوم، معاشی سرگرمی کی رفتار میں اضافے کا فطری نتیجہ ملک کی توانائی کی ضروریات میں اضافے کی صورت میں نکلے گا۔ لہذا، توانائی کے درآمدی بل کا مؤثر انتظام زیادہ اہمیت کا حامل بن سکتا ہے۔ اب تک پیٹرولیم مصنوعات کی درآمدات میں ہونے والی ساری کمی کا محرک خام تیل کی عالمی قیمتوں میں کمی تھی کیونکہ تمام پیٹرولیم مصنوعات کی برآمدی مقدار میں خاصا اضافہ ہو گیا تھا (جدول 5.3)۔ اب جبکہ درآمدی آمیزے میں ایل این جی بھی شامل ہے تو تیل کی قیمتوں میں اضافے کی صورت میں توانائی کی درآمدات کی موجودہ سطح کو برقرار رکھنا زیادہ مشکل ثابت ہو سکتا ہے۔⁷

⁴ مثلاً، کاروبار کھولنے کی رپورٹ برائے 2016-17ء میں عالمی بینک نے پاکستان کو 170 ویں درجے (190 ممالک میں سے) میں ”بجلی کے حصول“ کے زمرے میں رکھا ہے۔ یہ ابھرتی ہوئی منڈیوں کے تقابلی درجوں سے بہت پست ہے جیسے بھارت (26)، انڈونیشیا (49)، اور ویت نام (96)۔

⁵ مالی سال 17ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران بجلی ساز مشینری کی درآمدات 10.6 فیصد اضافے کے ساتھ بڑھ کر 218.5 ملین ڈالر تک پہنچ گئیں جبکہ بس، ٹرک اور دیگر بھاری گاڑیوں (کامل ساختہ اور الگ الگ پرزوں کی شکل میں) کی درآمدات سہ ماہی کے دوران 2.8 گنا اضافے کے ساتھ بڑھ کر 151.5 ملین ڈالر ہو گئیں۔

⁶ مالی سال 17ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران خام کپاس کی درآمدات پہلے ہی 126.2 فیصد (149.6 ملین ڈالر) زیادہ تھیں اور اس مدت کے دوران مجموعی ٹیکسٹائل درآمدات میں ان کا حصہ 22 فیصد تھا۔ اس کے مقابلے میں مالی سال 16ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران 3.8 فیصد کی توقع ہوئی تھی۔

⁷ اکتوبر 2016ء میں عالمی بینک نے سال 2017ء کے لیے تیل کی اوسط قیمتوں کی پیش گوئی میں اضافہ کر کے اسے 55.2 ڈالر فی بیرل کر دیا، جو سال 2016ء کے لیے 43.3 ڈالر فی بیرل اوسط قیمت کے تخمینے کے مقابلے میں 27.5 فیصد اضافے کو ظاہر کرتا ہے۔ یہ صورت حال 10 دسمبر 2016ء کو اوپیک اور روس جیسے غیر اوپیک ممالک کے درمیان تیل کی پیداوار میں مجموعی طور پر پرمیہ 1.7 ملین بیرل کٹوتی کا سمجھوتہ طے پانے سے پہلے تھی۔ اس اعلان کے بعد تیل کی قیمتوں میں فوری طور پر اضافہ شروع ہو گیا تھا (باب 3)۔ اس سمجھوتے پر عملدرآمد یکم جنوری 2017ء سے شروع ہو جائے گا۔ لیکن توانائی کے بعض تجزیہ کار اس اضافے کی پائیداری پر یقین نہیں رکھتے کیونکہ عالمی منڈی میں اس کا بھاری ذخیرہ موجود ہے جبکہ نرخ میں 60 ڈالر فی بیرل تک بحالی کے بعد شیل آئل کی داہنی بھی متوقع ہے۔

مختصر یہ کہ بیرونی کھاتے کی ساختی کمزوریاں جن میں برآمدات میں مسلسل کمی، کمزور بیرونی براہ راست سرمایہ کاری اور ترسیلات زر میں کمی شامل ہیں، ان سے نمٹنا ایک چیلنج ہے۔ گزشتہ تین برسوں کے دوران بیرونی شعبے میں حاصل ہونے والے استحکام کو برقرار رکھنے کے

لیے ضروری ہے کہ زرمبادلہ کے ان غیر قرضہ جاتی ذرائع سے رقوم کی آمد میں اضافہ کیا جائے۔ اس تناظر میں ضروری ہے کہ بیرونی براہ راست سرمایہ کاری، ترجیحاً معیشت کے برآمدی شعبوں کے گرین فیلڈ منصوبوں میں طویل مدتی سرمایہ کاری کی شکل میں، کو متوجہ کرنے کے لیے پاکستان کی کلی معاشی مبادیات میں بہتری کو زیادہ مؤثر انداز میں تقویت بہم پہنچائی جائے۔⁸

جدول 5.3: پیٹرولیم مصنوعات کی پاکستانی درآمدات (میلی سہ ماہی)

شرح نمو (فیصد)	مقدار ہزار میٹرک ٹن میں	م س 15ء	م س 16ء	م س 17ء	م س 16ء	م س 17ء
ہائی اسپنڈ ڈیزل	737.8	520.9	657.6	-29.4	26.2	
فرنس آئل	2,023.4	1,626.3	2,267.5	-19.6	39.4	
خام تیل	2,080.1	2,436.2	1,975.4	17.1	-18.9	
موٹر اسپرٹ	650.4	1,058.3	1,275.0	62.7	20.5	
دیگر	1.0	28.0	29.9	-	6.5	
کل	5,492.7	5,669.7	6,205.4	3.2	9.4	

ماخذ: آئل کمپنیز ایڈوائزری کونسل

اس کے ساتھ ساتھ قلیل مدت میں ضروری ہے کہ پاک چین اقتصادی راہداری کے منصوبوں (بجلی اور انفراسٹرکچر سے متعلق دونوں) پر عملدرآمد مجوزہ رفتار سے جاری رہے تاکہ چین سے زرمبادلہ رقوم کی مستحکم آمد کو یقینی بنایا جاسکے۔ یہ مالکاری چین پاکستان اقتصادی راہداری سے متعلق مشینری کی درآمدات کے نتیجے میں درآمدی بل میں ہونے والے اضافے کا اثر زائل کرنے میں بھی کلیدی اہمیت کی حامل ہوگی۔

⁸ سرمایہ کاری کے ایک پرکشش مقام کے طور پر پاکستان کی ساکھ اس وقت مزید بہتر ہوئی جب اکتوبر 2016ء میں اسٹینڈرڈ اینڈ پور نے ریاستی قرضوں کی درجہ بندی کو بہتر کر دیا اور ملک نے مسابقتی زرخوں پر اجارہ صکوک جاری کیے۔

5.2 جاری کھاتہ

مالی سال 17ء کی پہلی سہ ماہی میں جاری کھاتے کا 1.4 ارب ڈالر کا خسارہ گزشتہ برس کی اسی مدت کے خسارے کے مقابلے میں دگنے سے بھی زائد تھا۔ تاہم اتحادی سپورٹ فنڈ سے رقوم کی آمد کو شامل کرنے کے بعد اس سہ ماہی کے جاری کھاتے کا خسارہ گزشتہ برس کی تقابلی مدت میں ہونے والے 1.3 ارب ڈالر کے خسارے کے قریب تھا جبکہ خدمات کے توازن میں بہتری دیکھی گئی (مالی سال 16ء کی پہلی سہ ماہی کے 1.1 ارب ڈالر خسارے سے گزر کر مالی سال 17ء کی پہلی سہ ماہی میں 0.9 ارب ڈالر۔ اس سال جاری کھاتے کے خسارے میں اضافے کا سبب تجارتی خسارے

جدول 5.4: علاقہ دار کارکنوں کی ترسیلات زر (جولائی تا ستمبر)

قدر ملین ڈالر میں	سال ہمال نمو (فیصد)	م 15ء	م 16ء	م 17ء	م 16ء	م 17ء
امریکہ	-15.5	737.5	715.4	604.2	-3.0	-15.5
برطانیہ	-18.7	656.6	671.9	546.4	2.3	-18.7
جی سی سی	-6.2	2,937	3,148	2,955	7.2	-6.2
سعودی عرب	-8.1	1,347.0	1,440.7	1,323.8	7.0	-8.1
متحدہ عرب امارات	-5.2	1,037.0	1,114.8	1,056.8	7.4	-5.2
ایوٹپی	14.9	482.9	332.3	381.8	-31.2	14.9
دہلی	-13.3	537.9	763.2	662.0	41.9	-13.3
دیگر جی سی سی	-3.1	551.8	593.0	574.3	7.5	-3.1
یورپی یونین	31.3	112.5	93.6	122.8	-16.8	31.3
کل	-5.4	4,775.1	4,965.8	4,698.3	4.0	-5.4

ماخذ: اسٹیٹ بینک آف پاکستان

میں اضافہ (8.9 فیصد سال ہمال زیادہ) اور ترسیلات زر میں کمی تھی۔ اس مدت کے دوران ان کے اثرات جزوی طور پر بنیادی آمدنی خسارے میں کمی (تیل و گیس کی غیر ملکی کمپنیوں کی جانب سے منافع کی واپسی میں کمی کے سبب) نے زائل کر دیے تھے۔

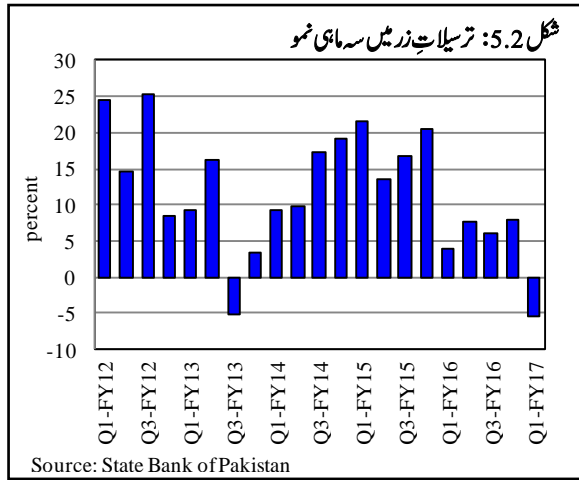
کارکنوں کی ترسیلات زر

اب یہ بات کافی حد تک واضح ہو چکی ہے کہ جنوبی ایشیا کے ترسیلات زر پر انحصار کرنے والے ممالک کو ترسیلات کی کمزور نمو کے ”نئے معمول“ کا عادی ہونا پڑے گا۔ تیل کی پست بین الاقوامی قیمتوں اور عالمی کرپانڈنٹ بیکاری⁹ (ترسیلات زر کی منتقلی کے عالمی کاروبار کی رگوں میں دوڑتا ہوا خون) کے لیے امریکی قوانین برائے انسداد منی لانڈرنگ / دہشت گردی کی مالکاری کے انسداد سے متعلق قوانین

⁹ امریکہ میں صارفین کے تحفظ کے وفاقی قواعد کا اطلاق اکتوبر 2013ء تک پیشتر ترسیلات زر پر نہیں کیا گیا تھا۔ نظر ثانی شدہ ڈوڈ فریک وال اسٹریٹ اصلاحات اور صارفین کے تحفظ کے ایکٹ میں ترسیلات زر کی منتقلی کے لیے نئے معیارات وضع کرنے کے متعلق تھا جو ایک امریکی صارف کسی شخص یا کمپنی کو ایک بیرونی ملک کو بھیجے گا (15 امریکی ڈالر سے زائد منتقلات پر قابل اطلاق)۔

نے کئی ممالک میں ترسیلات زر کے بہاؤ کو متاثر کیا ہے۔ 2015ء میں 1.6 فیصد نمو کے بعد اکتوبر 2016ء میں عالمی بینک نے 2016ء کے لیے جنوبی ایشیا کی ترسیلات زر میں 2.3 فیصد کمی کی پیش گوئی کی تھی۔¹⁰

علاوہ ازیں، برطانیہ سے ترسیلات زر کی آمد پر بھاری انحصار کرنے والے ممالک کے لیے بریگزٹ کے بعد پاؤنڈ کی قدر میں خاصی کمی ایک



الگ مسئلہ ہے: ڈالر کے لحاظ سے برطانیہ سے ترسیلات زر کم رہیں گی، خواہ تارکین وطن پہلے جتنی رقم (اسٹرلنگ میں) ہی کیوں نہ بھیجیں۔

جہاں تک پاکستان کا تعلق ہے تو مالی سال 17ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران ترسیلات زر میں سست روی جاری رہی اور موصول ہونے والی ترسیلات گزشتہ برس کی اسی سطح سے کم تھیں۔ ملک میں آخری بار ترسیلات زر میں سال بسال کمی مالی سال

13ء کی تیسری سہ ماہی میں ہوئی تھی (شکل 5.2)۔ اس وسیع البنیاد کی کامکنہ سبب (جیسا کہ جدول 5.4 میں دیا گیا ہے) موسمی عامل ہے جس کے نتیجے میں جون 2016ء میں ریکارڈر قوم موصول ہوئی تھیں؛ اس کے بعد جولائی 2016ء میں بتدریج کمی ہوئی تھی۔ لیکن اس عامل کو شامل کر کے بھی صورت حال بہت حوصلہ افزا معلوم نہیں ہوتی۔¹¹

خلیج تعاون کونسل کے ممالک میں مالیاتی یکجائی کے اقدامات اور اندرون ملک مرکز پالیسیوں کے اثرات خطے سے ترسیلات زر کے بہاؤ میں نمایاں ہوتے جا رہے ہیں۔ پاکستان کے لیے خلیج تعاون کونسل میں تعمیراتی سرگرمیوں کی سست روی کم ہنرمند افرادی قوت کی طلب پر اثر انداز ہو سکتی ہے جبکہ مقامی افراد کو ترجیح دینے کی شرائط اعلیٰ مہارت کے حامل تارکین وطن کے مواقع محدود کر دیں گی۔ مالی سال

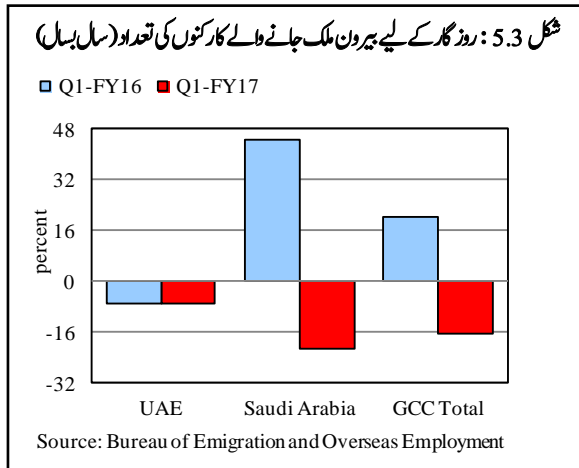
¹⁰ ماخذ: <https://blogs.worldbank.org/peoplemove/trends-remittances-2016-new-normal-slow-growth>

¹¹ جولائی 2016ء کے پہلے نصف میں عید آنے کی وجہ سے بیشتر تارکین وطن نے جون 2016ء میں اپنے اہل خانہ کو عید کی شاہنگ میں اعانت کے لیے رقم بھجوائی تھیں۔ اس کے نتیجے میں جون 2016ء میں ترسیلات زر 13.8 فیصد سال بسال اضافے کے ساتھ بڑھ کر 2.1 ارب ڈالر کی ریکارڈ سطح تک پہنچ گئی تھیں۔ اس کے بعد جولائی 2016ء میں ترسیلات زر 1.3 ارب ڈالر (سال بسال اور ماہانہ دونوں بنیادوں پر) ہو گئیں۔

پاکستانی معیشت کی کیفیت

17ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران خلیج تعاون کونسل کے ممالک کو جانے والے پاکستانیوں کی خام تعداد میں پہلے ہی 16.4 فیصد کمی ہو چکی ہے (شکل 5.3)؛¹² سب سے زیادہ کمی تارکین وطن کی سرفہرست منزل سعودی عرب میں دیکھی گئی (21.5 فیصد)۔¹³

حکومت ویزا / ملازمت دینے والے ایجنٹوں (جو غیر ملکی کمپنیوں میں خالی اسامیوں پر پاکستانی کارکنوں کو بھرتی کراتے ہیں) کی حوصلہ افزائی کر رہی ہے کہ وہ علاقے میں ترقی کرنے والے دیگر ممالک (جیسے ملائیشیا) میں اس حوالے سے کوششوں میں اضافہ کریں۔ لہذا، ترسیلات کے بہاؤ کے رجحان میں تبدیلی کے لیے ان کوششوں کے نتائج آنے میں کچھ وقت لگے گا۔ مالی سال 17ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران پاکستان کی ترسیلات زر کا اہم ترین ذریعہ خلیج تعاون کونسل کے ممالک رہے اور مجموعی ترسیلات میں ان کا حصہ 62.9 فیصد رہا۔



خلیج تعاون کونسل کے ممالک کے برعکس امریکہ سے پاکستان کو موصول ہونے والی ترسیلات میں باب کی کارخانہ ہے (شکل 5.4) مالی سال 17ء کی پہلی سہ ماہی میں یہ رجحان جاری رہا؛ رقوم کی آمد 15.5 فیصد کمی کے ساتھ 604.2 ملین ڈالر ہو گئی۔

جیسا کہ پہلے نشاندہی کی جا چکی ہے، 2013ء میں امریکہ کے مالی شعبے کے ضوابط میں سختی کے بعد وہاں سے ترسیلات کی نمو میں کمی ہوئی ہے کیونکہ عالمی بینکوں اور پیسہ منتقل کرنے والے آپریٹرز

(ایم ٹی او)¹⁴ کے لیے سرحد پار رقوم کی منتقلی، لاگت کے لحاظ سے غیر موثر ثابت ہو رہی ہے۔ مزید برآں، عالمی مالیات کے منسلک ہونے سے امریکہ کے ضوابطی فریم ورک میں تبدیلیاں نہ صرف امریکی فرموں بلکہ دنیا کے دیگر حصوں میں آپریٹ کرنے والوں کو بھی

¹² ماخذ: بیورو آف امیگریشن اینڈ اوورسیز ایمپلائمنٹ۔

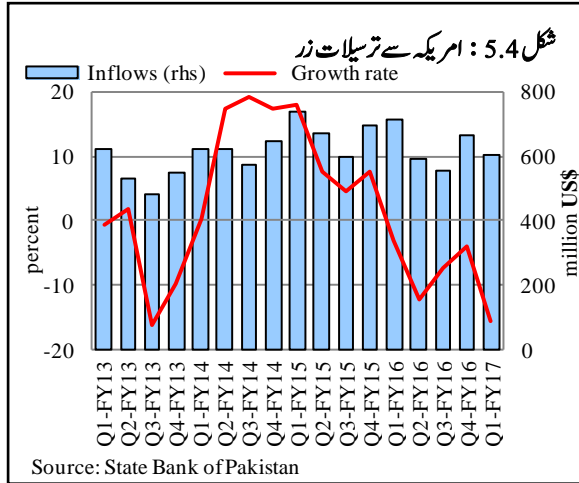
¹³ تاہم یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ سعودی عرب کے وژن 2030ء کے تحت ترقیاتی سرگرمیاں، قطر میں 2022ء میں ہونے والا فیفا ورلڈ کپ اور دبئی میں

2020ء میں ہونے والی ایکسپو سے پاکستانی کارکنوں کی طلب پیدا ہو سکتی ہے، جس سے ملک کو بھیجی جانے والی ترسیلات زر میں کچھ بہتری آ سکتی ہے۔

¹⁴ اس مسئلے کا اعتراف کچھ بڑے عالمی مالی اداروں کی جانب سے بھی کیا گیا ہے۔ کرسپانڈنٹ بینکاری پراکٹس 2015ء کی ایک رپورٹ میں بینک فار انٹرنیشنل سیٹل منٹس (بی آئی ایس) نے کہا کہ، ”کرسپانڈنٹ بینکوں کے مطابق نفع یابی میں کمی کا اہم سبب ضوابطی عملدرآمد کی لاگت میں اضافہ، خاص طور پر انسداد منی

متاثر کرتی ہیں۔ بڑے بینکوں نے اس کے رد عمل میں ”بلند خطرے“ کے حامل سمجھنے جانے والے ایم ٹی اوز، علاقائی بینکوں اور مبادلہ کمپنیوں سے اپنے کرسپانڈنٹ بینکاری روابط منسوخ کر دیے ہیں۔

یہاں یہ بات سمجھنے کی ضرورت ہے کہ عالمی اداروں نے پاکستان کے مالی اداروں سے روابط منقطع نہیں کیے ہیں۔ تاہم مشرق وسطیٰ شالی افریقہ (ایم ای این اے) میں آپریٹ کرنے والے مالی اداروں کو تعمیل کی بلند لاگتوں کا سامنا ہے۔¹⁵ ان اداروں کی جانب سے بڑھتی ہوئی لاگت ترسیلات بھیجنے والوں کو منتقل کرنے سے امکان ہے کہ تارکین وطن قانونی لیکن بے ضابطہ ذرائع (دوستوں / ساتھیوں کے ذریعے) پر انحصار کرنے پر مجبور ہوں گے۔ اس کے نتیجے میں رسمی بینکاری ذرائع سے رقوم کی ترسیل میں کمی ہوگی۔ اس لیے یہ یقینی بنانا بے حد ضروری ہے کہ تارکین وطن کو امریکہ سے ترسیلات بھیجنے کے سستے اور قانونی ذرائع تک رسائی حاصل رہے۔



5.3 مالی کھاتے

مالی سال 17ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران مالی کھاتے میں رقوم کی آمد میں قرضوں کو بالادستی حاصل رہی اور اس نے سہ ماہی کے دوران بیرونی براہ راست سرمایہ کاری اور جزدانی سرمایہ کاری میں کمی کی تلافی کر دی۔ مالی سال 17ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران قرضوں کی خالص تقسیم 10.9 فیصد اضافے کے ساتھ بڑھ کر 807 ملین ڈالر تک پہنچ گئی۔ تاہم، ان قرض گیر یوں کے ماخذ میں تبدیلی

دیکھی گئی، مالی سال 16ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران قرضوں کی مجموعی تقسیم میں آئی ایم ایف کا بڑا حصہ تھا جبکہ اس سہ ماہی میں حکومت

لائڈرنگ / دہشت گردی کی مالکاری کے اسناد کے ضوابط ہیں۔ منقولی شواہد کے مطابق یہ لاگتیں بعض مالی اداروں کے لیے ایسی سطح تک پہنچ گئی ہیں کہ کرسپانڈنٹ بینکاری کے کاروبار کو جاری رکھنے کا جو باقی نہیں رہا۔“

¹⁵ آئی ایم ایف اور یونین آف عرب بینکس کے ایک مشترکہ سروے کی تحقیقات کے مطابق، ”17 ممالک کے سروے کے جوابات سے ظاہر ہوتا ہے کہ کئی بینکوں (40 فیصد) کو تعمیل کی بلند لاگتوں کا سامنا تھا اور زر اور مالیت کی منتقلی کی خدمات کو منقطع (مثلاً خلیج تعاون کونسل کے ممالک سے) کر دیا گیا ہے، جس سے ترسیلات کی لاگت اور غیر ضوابطی ذرائع سے ترسیلات بھیجنے کا رجحان بڑھے گا“ (ماخذ: کرسپانڈنٹ بینکاری روابط کا خاتمہ: پالیسی اقدام کا ایک معاملہ، آئی ایم ایف اسٹاف بحث نوٹ ایس ڈی این / 16 / 06 جون 2016ء)۔

کے کمرشل بینکوں سے قرضے سرفہرست رہے (طویل و قلیل مدتی دونوں بنیادوں پر)۔ قرضوں میں چین کا بڑا حصہ تھا جو کہ توانائی و انفراسٹرکچر منصوبوں (جدول 5.5) کے ساتھ ساتھ درآمدی ماکاری کی مد میں اعانت میزانیہ کے لیے فراہم کیے گئے۔

بیرونی براہ راست سرمایہ کاری

مالی سال 17ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران پاکستان میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری میں گزشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں 38.2 فیصد کمی ہوئی۔ سہ ماہی میں چین سے بیرونی

منصوبہ	تقسیم
جدول 5.5: مالی سال 17ء کی پہلی سہ ماہی میں چین سے موصول ہونے والے منصوبہ جاتی قرضوں کی فہرست ملین ڈالر	
چشمہ نیوکلیر پاور پروجیکٹ (III, IV)	34.7
سیف سٹی اسلام آباد پروجیکٹ	12.5
حویلیاں تھا کوٹ کے کے انچ۔ پی۔ 11 [*]	97.0
سکھر ملتان سیکشن، پشاور کراچی موٹروے [*]	216.3
اورنج لائن لاہور پروجیکٹ	37.9
دیگر	6.5

ماخذ: اقتصادی امور ڈویژن

^{*} انہیں منصوبہ بندی کمیشن کی ویب سائٹ پر پاک چین اقتصادی راہداری کے منصوبوں کے طور پر درج کیا گیا ہے۔

براہ راست سرمایہ کاری گر کر 90.8 ملین ڈالر رہ گئی جو گزشتہ برس کی اسی مدت میں 192.1 ملین ڈالر تھی۔ اس کے مقابلے میں امریکہ سے بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کی مالیت 58.8 ملین ڈالر رہی جبکہ مالی سال 16ء کی پہلی سہ ماہی میں 62.2 ملین ڈالر کا اخراج ہوا تھا۔¹⁶

جزدانی سرمایہ کاری

مالی سال 16ء کے دوران حصص کی عالمی منڈیوں میں اتار چڑھاؤ کے کئی واقعات کے

بعد ایم ایس سی آئی کی جانب سے ابھرتی ہوئی منڈیوں میں پاکستانی بازار حصص کو اپ گریڈ کرنے کی خبر ملنے اسٹاک ایکس چینجوں کے لیے تازہ ہوا کا ایک جھونکا ثابت ہوئی ہے اور اس نے مالی سال 17ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران بھارت، چین، بنگلہ دیش، سری لنکا اور ویت نام جیسی علاقائی ایکویٹی منڈیوں کے مقابلے میں اچھی کارکردگی دکھائی ہے۔¹⁷ اس کے نتیجے میں، گزشتہ برس کے مقابلے میں بیرونی خریداری کا دباؤ کسی حد تک کم ہو گیا (شکل 5.5)۔

یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ مالی سال 16ء کی پہلی سہ ماہی کے مقابلے میں مالی سال 17ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران ایکویٹی سرمایہ کاریوں میں بہتری دیکھی گئی، جب مجموعی جزدانی سرمایہ کاری میں ہونے والے اضافے کی اہم وجہ ستمبر 2015ء میں یورپ بانڈ کے اجرا سے 500

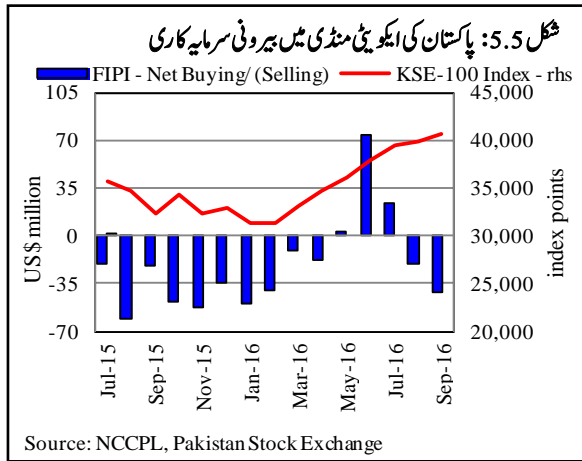
¹⁶ موصول ہونے والے 58.8 ملین ڈالر میں نصف سے زیادہ سرمایہ کاری تمباکو اور سگریٹ کے شعبے میں ہوئی جس کے بعد ادویات کا شعبہ نمایاں رہا۔

¹⁷ ماخذ: بلومبرگ۔

ملین ڈالر کی وصولی تھی۔¹⁸ امکان ہے کہ آگے چل کر پاکستان کی ایکویٹی منڈی کی کارکردگی ملکی عوامل کے ساتھ ساتھ عالمی اقتصادی اور سیاسی پیش رفت سے بھی متاثر ہوگی۔¹⁹

5.4 شرح مبادلہ

مالی سال 17ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران امریکی ڈالر کے مقابلے میں پاکستانی روپیہ مستحکم رہا۔ دراصل پاکستانی روپیہ کی قدر 0.2 فیصد بڑھی ہے جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں اس کی قدر 2.6 فیصد کم ہوئی تھی۔ یہ استحکام جزوی طور پر کرنسی کی عالمی منڈیوں میں سکون کی عکاسی کرتا ہے۔²⁰



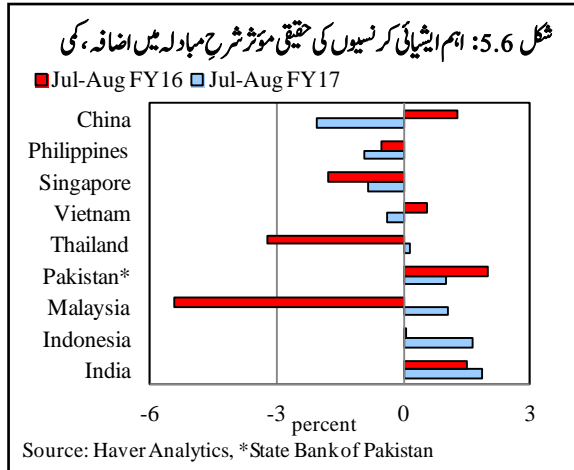
برطانوی پاؤنڈ کے مقابلے میں پاکستانی روپے کی قدر بڑھنے کا سلسلہ جاری ہے، کیونکہ بریگزٹ کے باعث برطانوی پاؤنڈ کی قدر تیزی سے کم ہوئی ہے۔ دوسری جانب، جاپانی ین کے مقابلے میں اس کی قدر کم ہوئی؛ کیونکہ عالمی مالی منڈیوں میں غیر یقینی صورت حال محفوظ سرمایہ کاری کرنسی کو تقویت پہنچا رہی ہے۔²¹

¹⁸ مالی سال 17ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران خصوصی قابل انتقال روپیہ کھاتے (ایس سی آر اے) میں 69.5 ملین ڈالر کی رقم موصول ہوئی جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں رقم کا اخراج 140.2 ملین ڈالر تھا۔

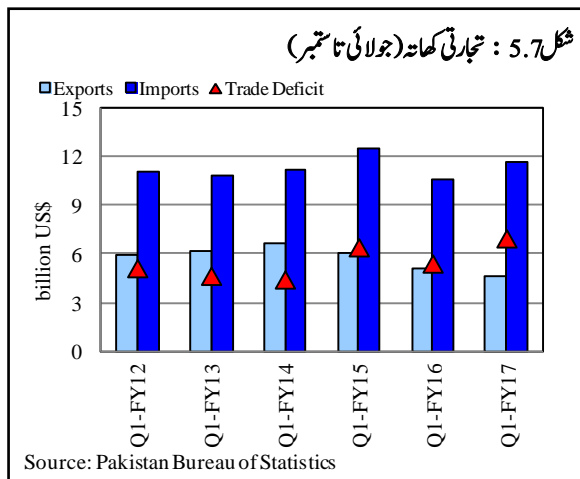
¹⁹ مثلاً، یکم نومبر 2016ء کو اسٹینڈرڈ اینڈ پورز کی جانب سے پاکستان کی قرضہ جاتی درجہ بندی میں بہتری اور ایک مقامی سیاسی جماعت کی جانب سے اسلام آباد میں احتجاج ملتوی کرنے کے بعد پی ایس ایکس-100 انڈیکس میں 3.5 فیصد اضافہ ہوا، کیونکہ اس سے گزشتہ چند ہفتوں سے سرمایہ کاروں پر چھائے ہوئے بے یقینی کے بادل چھٹ گئے تھے۔

²⁰ مالی سال 16ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران پاکستانی روپے کی قدر میں 2.6 فیصد اضافے کا اہم سبب ایشیائی اسٹاکس اور کرنسی منڈیوں میں افراطی تفری تھی: اگست 2015ء میں یو آن کے حوالہ نرخوں میں 2.7 فیصد کمی ہوئی تھی (جس کا ذکر اسٹیٹ بینک کی پہلی سہ ماہی رپورٹ برائے مالی سال 16ء میں بھی کیا گیا ہے)۔

²¹ سرمایہ کاروں نے بے یقینی بڑھنے کی وجہ سے اپنے فنڈز جاپانی ین اور سونے میں رکھنے کو ترجیح دی۔ مثلاً یکم جولائی 2016ء کو خام تیل کی عالمی قیمت 50 ڈالر فی بیرل سے گر کر 42 ڈالر فی بیرل پر آگئی تھی جبکہ سونے کی قیمت 1,339 ڈالر فی اونس سے بڑھ کر 1,359 ڈالر فی اونس ہو گئی۔ جولائی 2016ء کے آخری ہفتے میں جاپانی ین کی قدر میں 2 فیصد اضافہ ہوا۔



حقیقی لحاظ سے مالی سال 17ء کی پہلی سہ ماہی میں پاکستانی روپے کی قدر میں 1.0 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں 0.2 فیصد کی آئی تھی۔ تاہم، علاقائی کرنسیوں میں پاکستانی روپے کی قدر میں یہ حقیقی اضافہ انڈونیشی روپے کے مقابلے میں کم تھا (شکل 5.6)۔ کرنسی کی عالمی منڈیوں میں قدرے استحکام کے علاوہ ملک کے زرمبادلہ کے ذخائر کی اطمینان بخش صورت حال سے بھی اس مدت کے دوران پاکستانی روپے کو تقویت حاصل ہوئی۔²²



تجارتی کھاتہ²³

مالی سال 17ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران تجارتی خسارہ 28.5 فیصد اضافے کے ساتھ بڑھ کر آٹھ سہ ماہیوں کی بلند ترین سطح پر پہنچ گیا۔ برآمدات میں کمی میں اعتدال (مالی سال 16ء کی پہلی سہ ماہی کے 14.3 فیصد سے 9.2 فیصد پر) آگیا جبکہ درآمدات 10.5 فیصد بڑھ گئیں جس کا سبب بجلی کی پیداوار اور برقی مشینری کی بلند درآمدات تھیں (شکل 5.7)۔

²² آخر ستمبر 2016ء تک اسٹیٹ بینک کے ذخائر بڑھ کر 18.5 ارب ڈالر تک پہنچ گئے اور ملکی زرمبادلہ کے مجموعی ذخائر 23.6 ارب ڈالر کی سطح پر تھے۔

²³ یہ تجزیہ پاکستان دفتر شماریات کے فراہم کردہ عبوری اعداد و شمار پر مبنی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ یہ ڈیٹا ادائیگیوں کے توازن کے سیکشن میں درج مبادلہ کے اعداد و شمار سے ہم آہنگ نہ ہو۔ ڈیٹا کے دونوں سلسلوں کے درمیان فرق کو سمجھنے کے لیے برائے مہربانی ضمیمہ اعداد و شمار کی توثیق ملاحظہ فرمائیے۔

درآمدات میں اضافے کا ایک سبب پست اساسی اثر ہو سکتا ہے،²⁴ جو مالی سال 16ء کی پہلی سہ ماہی میں کارفرما تھا۔ درآمدات کے مقابلے میں برآمدات میں کمی وسیع البنیاد تھی اور مرس سال 17ء کی پہلی سہ ماہی میں اہم مصنوعات کے تمام اہم زمروں کی وصولیوں میں کمی دیکھی گئی۔

برآمدات

اس مدت کے دوران چاول، کپاس، سوتی دھاگہ، بستر کی چادریں، پلاسٹک، چمڑا سازوں، دواسازی اور سینٹ سمیت تمام اہم اجزاء کی برآمدات میں کمی واقع ہوئی۔ ٹیکسٹائل کے بعض اجزاء (جیسے تیار ملبوسات، نٹ ویئر اور بستر کی چادریں) کی برآمدی مقدار میں بحالی دیکھی گئی جبکہ ان کی اکائی قدروں میں نمایاں کمی ان مصنوعات سے کم برآمدی وصولیوں کا باعث بنی (جدول 5.6)۔

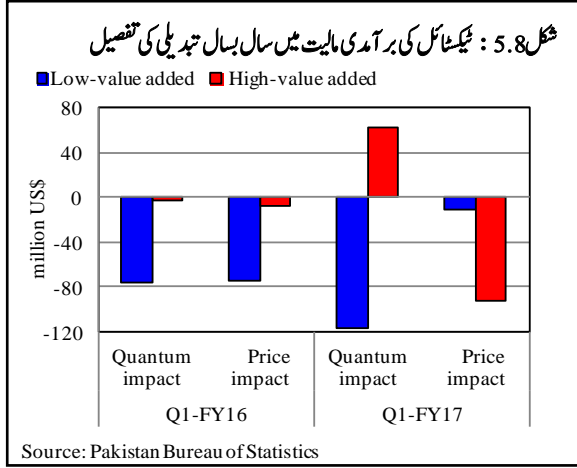
ٹیکسٹائل

مالی سال 17ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران ٹیکسٹائل برآمدات میں 6.2 فیصد کمی ہوئی جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں یہ 5.6 فیصد کم ہوئی تھی۔ ٹیکسٹائل برآمدات میں تقریباً 128 ملین ڈالر (64.0 فیصد) کمی کو کپاس کی بنیادی مصنوعات (خام کپاس، سوتی دھاگہ اور سوتی کپڑا) کی ترسیلات میں کمی سے منسوب کیا جاسکتا ہے۔

اس کمی کا اہم سبب ہماری روایتی منڈی (چین) کی طلب میں کمی تھی کیونکہ ان اجزاء کی اکائی قدروں میں نسبتاً بہتری دیکھی گئی۔ مالی سال 16ء کے دوران کپاس کی ملکی پیداوار میں نمایاں کمی وہ اضافی عامل تھا جس نے ملکی برآمدات کے حجم کو متاثر کیا۔²⁵

²⁴ یہ امر قابل ذکر ہے کہ مالی سال 16ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران پیٹرولیم مصنوعات کی درآمدات میں خاصی کمی (تیل کی عالمی قیمتوں میں بھاری کمی کی بدولت) نے اس مدت میں غیر تیل درآمدات میں اضافے کا اثر مکمل طور پر زائل کر دیا تھا۔ اس کے نتیجے میں مالی سال 16ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران مجموعی درآمدات میں 14.9 فیصد کمی ہوئی تھی۔

²⁵ مالی سال 16ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران کپاس کی پیداوار میں 29 فیصد کمی ہوئی جبکہ مالی سال 17ء میں متوقع بحالی بھی ہدف کے مطابق نہیں تھی۔



جہاں تک بلند قدر اضافی کی حامل مصنوعات کا تعلق ہے تو ٹوٹ ویئر، بستر کی چادروں اور تیار ملبوسات کے برآمدی حجم میں اضافے کو بظاہر یورپی منڈی کی معتدل بحالی سے منسلک کیا جا سکتا ہے۔ مالی سال 17ء کی پہلی سہ ماہی میں کم قیمتوں کی وجہ سے ان اجزاء سے برآمدی وصولیاں کم ہو گئیں، گرچہ ان کی برآمدی مقدار تیزی سے بڑھی ہے (شکل 5.8)۔ اگر ان مصنوعات کی بین الاقوامی قیمتیں مستحکم

رہتیں (یا بحال ہو جاتیں) تو ان اجزاء پر برآمدی وصولیاں اس سے کہیں زیادہ ہو سکتی تھیں۔ اس پس منظر میں صنعتی قدری زنجیر میں بہتری لانا ہی واحد پائیدار ذریعہ ہے جس سے برآمد کنندگان عالمی تجارت کے لیے ناسازگار حالات میں اپنے امکانات بہتر بنا سکتے ہیں۔

پہلی سہ ماہی رپورٹ برائے مالی سال 17ء

جدول 5.6: برآمدی آمدنی میں تبدیلی کی تفصیل (ملین امریکی ڈالر)						
پہلی سہ ماہی - م س 17ء			پہلی سہ ماہی - م س 16ء			
قدر	مقداری اثر	قیمت کا اثر	قدر	مقداری اثر	قیمت کا اثر	
-27.1	0.8	-27.9	46.9	-38.2	-8.7	بাসستی چاول
1.3	45.3	-44.0	-47.3	-47.5	0.2	غیر باسستی
-13.6	-7.7	-5.9	-1.2	-4.0	2.9	مچھلی
-13.5	-21.4	7.9	34.1	35.2	-1.1	پھل
23.3	31.5	-8.2	-18.9	-19.1	-0.2	سبزیاں
3.0	3.4	-0.4	-0.5	-0.8	-0.3	مصالحہ جات
21.6	12.4	9.2	-18.3	-19.3	1.0	گوشت
5.5	10.6	-5.1	-38.0	-39.3	1.3	خام کپاس
-84.8	-109.4	24.6	-77.3	-42.8	-34.5	سوئی دھاگہ
-70.1	23.5	-93.6	-13.0	-34.9	21.9	سوئی پٹرا
0.7	27.2	-26.5	-31.5	31.5	-63.0	نف ویز
-39.6	-39.2	-0.4	12.4	50.8	-38.4	بسز کی چادریں
29.4	45.9	-16.5	-36.4	-36.2	-0.2	تولے
27.9	-9.1	37.0	16.4	-10.7	5.7	تیار ملبوسات
-17.6	11.4	-29.0	-36.0	-57.3	21.3	مصنوعی ٹیکسٹائل
-3.0	-10.0	7.0	-0.8	6.8	-7.6	قالین
-1.0	1.8	-2.8	-4.4	-3.8	-0.6	فٹ بال
-26.1	-32.2	6.0	-11.5	-14.5	2.9	رنگا ہوا چھڑا
-20.2	-15.5	-4.7	-3.1	-2.6	-0.5	چمڑے کی ملبوسات
-9.5	-9.8	0.3	0.3	0.3	-0.0	جوتے
-9.0	-6.4	-2.6	-3.0	-15.8	12.8	پلاسٹک
2.4	-13.4	15.7	-0.2	-10.5	10.3	دواسازی
-2.4	-2.8	0.4	1.7	1.0	0.7	پتکے
-55.1	-52.7	-2.4	-10.4	-2.4	-8.0	سینٹ

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

چاول

مالی سال 17ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران چاول کی برآمدات میں 28.0 فیصد کمی ہوئی جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں یہ 7.1 فیصد گری تھی۔ سہ ماہی کے دوران باسستی اور غیر باسستی دونوں اقسام کی برآمدات میں اضافہ ہوا؛ اجتماعی طور پر چاول کی برآمدات نے زیر جائزہ مدت میں غذائی گروپ کی مجموعی برآمدات کو کم کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔

اجناس کی بین الاقوامی قیمتوں میں اتار چڑھاؤ سے قطع نظر یہ ایک حقیقت ہے کہ مالی سال 11ء سے باسستی کی عالمی تجارت میں پاکستان کے حصے میں کمی آرہی ہے (شکل 5.9)۔²⁶ مالی سال 17ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران پاکستان نے 87.8 ہزار میٹرک ٹن باسستی برآمد کیا جو گزشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں 30.1 فیصد کم ہے۔

واضح رہے کہ باسستی چاول برصغیر کے خطے کی مخصوص پیداوار ہے اور اسے دیگر اقسام پر برتری حاصل ہے۔ پاکستان کے برآمد کنندگان کا حصہ بھارت کے برآمد کنندگان لے رہے ہیں۔ اس کا ایک جزوی سبب یہ ہے کہ بھارتی باسستی چاول پاکستانی چاول کے مقابلے میں سستا ہے۔²⁷ پاکستانی برآمد کنندگان کی جانب سے مناسب برانڈنگ اور مارکیٹنگ کا فقدان بھی اس رجحان میں کمی کا ایک اہم سبب ہے۔²⁸

درآمدات

مالی سال 17ء کی پہلی سہ ماہی میں ملک کے درآمدی بل میں 10.2 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں 14.9 فیصد کمی آئی تھی۔ مشینری کی درآمدات میں اضافے کے باعث نان آئل درآمدات میں اضافے نے اس مدت میں پیٹرولیم مصنوعات کی درآمدات میں کمی کا اثر زائل کر دیا (جدول 5.7)۔

پیٹرولیم مصنوعات

مالی سال 17ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران پیٹرولیم درآمدات 2.4 ارب ڈالر رہیں جو گزشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں 4.8 فیصد کم ہیں۔ اس کمی کا اہم سبب خام تیل کی کم درآمدات ہیں۔²⁹ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ حکومت نے ملک میں استعمال ہونے والے کم معیار

²⁶ جنوری تا اکتوبر 2016ء کے دوران باسستی چاول کی قیمت کے اشاریے میں 15.5 فیصد کمی ہوئی۔ پاکستان اور تھائی لینڈ کے لیے باسستی چاول کی عالمی قیمت میں اس مدت کے دوران بالترتیب 11.4 فیصد اور 24.0 فیصد کمی ہوئی (ماخذ: ایف اے او)۔

²⁷ مالی سال 16ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران بھارتی باسستی چاول کی برآمدات کی اکائی قدر 812 ڈالر فی میٹرک ٹن (ماخذ: زرعی و پروسیس شدہ غذائی مصنوعات کو ترقی دینے کی اتھارٹی، بھارت)۔ اس کے مقابلے میں پاکستان کی باسستی کی برآمدات 932 ڈالر فی میٹرک ٹن تھیں (ماخذ: پاکستان دفتر شماریات)۔

²⁸ پاکستان کے برآمد کنندگان کے پاس اپنے مسابقت کاروں (بھارت) جیسی برانڈنگ اور بازار کاری کی تکنیکیں موجود نہیں۔ مزید برآں، وہ بھاری مقدار میں چاول برآمد کرنا چاہتے ہیں، جس سے ان کے مارجن سکڑ جاتے ہیں۔

²⁹ جولائی تا ستمبر مالی سال 17ء کے دوران خام تیل کی درآمدات میں 18.9 فیصد کمی آئی جبکہ مالی سال 16ء کی پہلی سہ ماہی میں یہ 17.1 فیصد بڑھی تھیں (ماخذ: آئل کنپیئر ایڈوائزری کونسل)۔

پہلی سہ ماہی رپورٹ برائے مالی سال 17ء

کے حامل پیٹرول کو بلند معیار والے متبادل (92 RON) سے بدلنے کا فیصلہ کیا ہے اور ریفا سٹریوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ اپنی پیداواری استعداد کو اس سے ہم آہنگ کریں۔ مالی سال

جدول 5.7: اہم مصنوعات کی پاکستانی درآمد (ملکی سہ ماہی)					
م 15ء	م 16ء	م 17ء	م 16ء	م 17ء	م 17ء
ملین ڈالر	شرح نمو (فیصد)	شرح نمو (فیصد)	شرح نمو (فیصد)	شرح نمو (فیصد)	شرح نمو (فیصد)
12,474	10,611	11,696	-14.9	10.2	مجموعی درآمدات
3,928	2,475	2,356	-40.3	-4.8	پیٹرولیم مصنوعات
-	129	253	-	96.3	ایل این جی
8,546	8,136	9,340	-4.8	14.8	غیر پیٹرولیم مصنوعات
1,430	1,239	1,359	-13.3	9.7	غذا
1,765	1,705	2,728	-3.4	60.0	مشینری
278	316	833	13.5	163.7	بجلی کی پیداوار
296	339	448	14.5	32.2	برقی
619	641	695	3.5	8.4	ٹرانسپورٹ
636	629	688	-1.1	9.4	ٹیکسٹائل
48	57	72	18.7	25.6	خام کپاس
1,860	1,781	1,763	-4.3	-1.0	زرعی و کیمیکل
203	258	156	27.2	-39.4	کھاد
906	896	929	-1.1	3.7	دھات
691	674	638	-2.4	-5.3	لوہا اور فولاد
1,330	1,244	1,177	-6.5	-5.4	متفرق

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

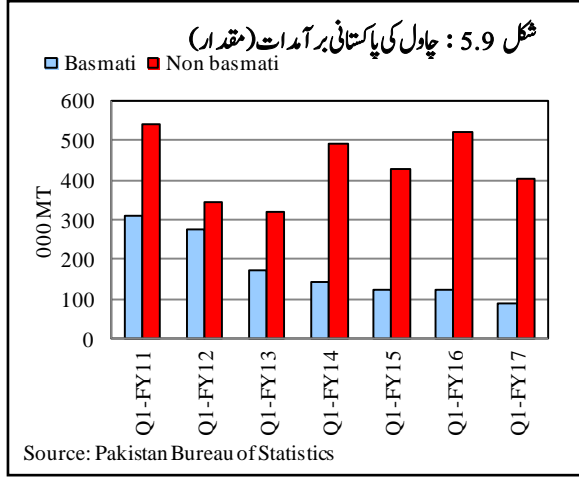
17ء کی پہلی سہ ماہی میں ضوابطی شرائط پر عملدرآمد کے لیے بیشتر ریفا سٹریوں کی جانب سے انفراسٹرکچر کی تازہ کاری کے باعث پیٹرول کی ملکی پیداوار میں کمی آئی ہے۔ اس کی وجہ سے تیل کی بازاری کاری کرنے والی کمپنیوں (اوائیم سیز) کو ملکی طلب پورا کرنے کے لیے بلند معیار کی مصنوعات درآمد کرنا پڑیں (باب 2)۔ چنانچہ اس مدت میں پیٹرول کی درآمدی مقدار میں خاصا اضافہ ہوا۔

مشینری مالی سال 17ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران مشینری کی درآمدات 60.0 فیصد اضافے کے ساتھ بڑھ کر 2.7 ارب ڈالر تک پہنچ گئیں جو اس مدت کے

دوران پیٹرولیم مصنوعات کی درآمدات سے زیادہ تھیں۔ اس مدت میں مجموعی درآمدات میں ہونے والے 94.3 فیصد اضافہ مشینری کی درآمدات بڑھنے کی وجہ سے ہوا۔ بجلی کی پیداوار اور تقسیم کے انفراسٹرکچر کی سرمایہ کاری میں اضافے نے بجلی کی پیداوار اور برقی مشینری کی طلب کو بڑھادیا تھا۔ چین پاکستان اقتصادی راہداری کے منصوبوں سے متعلق تعمیراتی سرگرمیوں نے بھی کمریوں، وزن کرنے والی مشینری اور کمپر لیسرز، اور ویکٹوم پیپوں جیسی مصنوعات کی درآمدات پر دباؤ بڑھادیا تھا۔

ٹرانسپورٹ

مالی سال 17ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران ٹرانسپورٹ گروپ کی درآمدات میں 8.4 فیصد اضافہ ہوا جبکہ مالی سال 16ء کی پہلی سہ ماہی میں یہ 3.5 فیصد بڑھی تھیں۔ ٹرانسپورٹ کی درآمدات کو زیادہ تحریک کاروں اور کمرشل گاڑیوں سے ملی؛ مؤخر الذکر سے اندرون ملک تجارت کے بڑھنے اور چین پاکستان اقتصادی راہداری سے متعلق معاشی سرگرمیوں میں اضافے کی عکاسی ہوتی ہے۔



خام کپاس

مالی سال 17ء کی پہلی سہ ماہی میں خام کپاس کی درآمدات میں 25.6 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گزشتہ برس یہ 18.7 فیصد بڑھی تھیں۔ یہ امر باعث حیرت ہے کہ کپاس کی ملکی پیداوار میں بہتری کے باوجود درآمدات کی سطح بلند رہی۔ آگے چل کر درآمدات کے ذریعے خام مال کی کتنی طلب کو پورا کیا جائے گا، ابھی یہ دیکھنا ہے۔³⁰

³⁰ گزشتہ پانچ برسوں کے دوران پہلی سہ ماہی میں پاکستان نے اوسطاً 38.1 ہزار میٹرک ٹن خام کپاس درآمد کی۔ مالی سال 17ء کی پہلی سہ ماہی میں ملک نے 43.2 ہزار میٹرک ٹن خام کپاس درآمد کی۔